INTERNATIONAL BACCALAUREATE
BACCALAURÉAT INTERNATIONAL
BACHILLERATO INTERNACIONAL

URDU / OURDOU / URDU A1

Higher Level / Niveau Supérieur (Option Forte) / Nivel Superior

Thursday 13 May 1999 (afternoon)/Jeudi 13 mai 1999 (après-midi)/Jueves 13 de mayo de 1999 (tarde)

Paper / Épreuve / Prueba 1 — 4h

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

Do NOT open this examination paper until instructed to do so.

This paper consists of two sections, Section A and Section B.

Answer BOTH Section A AND Section B.

Section A: Write a commentary on ONE passage.
Section B: Answer ONE essay question. Refer mainly to works studied in Part 3 (Groups of Works); references to other works are permissible but must not form the main body of your answer.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

NE PAS OUVRIR cette épreuve avant d'y être autorisé.

Cette épreuve comporte deux sections, la Section A et la Section B.

Répondre ET à la Section A ET à la Section B.

Section A: Écrire un commentaire sur UN passage.
Section B: Traiter UN sujet de composition. Se référer principalement aux œuvres étudiées dans la troisième partie (Groupes d'œuvres); les références à d'autres œuvres sont permises mais ne doivent pas constituer l'essentiel de la réponse.

INSTRUCCIONES PARA LOS CANDIDATOS

NO ABRA esta prueba hasta que se lo autoricen.

En esta prueba hay dos secciones: la Sección A y la Sección B.

Conteste las dos secciones, A y B.

Sección A: Escriba un comentario sobre UNO de los fragmentos.
Sección B: Elija UN tema de redacción. Su respuesta debe centrarse principalmente en las obras estudiadas para la Parte 3 (Grupos de obras); se permiten referencias a otras obras siempre que no formen la parte principal de la respuesta.

حصّہ ۱

مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک پر تبصرہ لکھیں۔

۱ (۱) اب آغاز قصے کا کرتا ہوں، ذرا کان دھر کر سنو اور منصفی کرو۔ سیر میں چار درویش کی یوں لکھا ہے، اور کہنے والے نے کہا ہے، کہ آگے، روم کے ملک میں، کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیرواں کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت، اس کی ذات میں تھی۔ نام اس کا آزاد بخت اور شہر قسطنطنیہ (جس کو استنبول کہتے ہیں) اس کا پایۂ تخت تھا۔ اس کے وقت میں رعیت آباد، خزانہ معمور، لشکر مرفہ، غریب غربا آسودہ۔ ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر میں دن عید، اور رات شب برات تھی۔ اور جتنے چور چکار، جیب کترے، صبح خیزے، اُٹھائی گیرے، دغا باز تھے، سب کو نیست و نابود کر کر، نام و نشان ان کا اپنے ملک بھر میں نہ رکھا تھا۔ ساری رات دروازے گھروں کے بند نہ ہوتے اور دکانیں بازار کی کھلی رہتیں۔ راہی مسافر، جنگل میدان میں، سونا اچھالتے چلے جاتے۔ کوئی نہ پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں اور کہاں جاتے ہو؟

اس بادشاہ کے عمل میں ہزاروں شہر تھے اور کئی سلطان نعل بندی دیتے۔ ایسی بڑی سلطنت پر، ایک ساعت اپنے دل کو، خدا کی یاد اور بندگی سے غافل نہ کرتا۔ آرام دنیا کا جو چاہیے، سب موجود تھا، لیکن فرزند کہ زندگانی کا پھل ہے، اس کی قسمت کے باغ میں نہ تھا۔ اس خاطر اکثر فکر مند رہتا، اور پانچوں وقت کی نماز کے بعد اپنے کریم سے کہتا کہ "اے اللہ مجھ عاجز کو تو نے اپنی عنایت سے سب کچھ دیا لیکن ایک اس اندھیرے گھر کا دیا نہ دیا۔ یہی ارمان جی میں باقی ہے کہ میرا نام لیوا اور پانی دیوا کوئی نہیں۔ اور تیرے خزانۂ غیب میں سب کچھ موجود ہے، ایک بیٹا جیتا جاگتا مجھے دے تو میرا نام اور اس سلطنت کا نشان قائم رہے۔"

اسی امید میں بادشاہ کی عمر چالیس برس کی ہو گئی۔ ایک دن شیش محل میں نماز ادا کر کر، وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ ایک بارگی آئینے کی طرف خیال جو کرتے ہیں تو ایک سفید بال مونچھوں میں نظر آیا کہ مانند تار مقیش کے چمک رہا ہے۔ بادشاہ دیکھ کر آب دیدہ ہوئے اور ٹھنڈی سانس بھری۔ پھر دل میں اپنے سوچ کیا کہ "افسوس! تو نے اتنی عمر ناحق برباد دی اور اس دنیا کی حرص میں ایک عالم کو زیر و زبر کیا۔ اتنا ملک جو لیا، اب تیرے کس کام آوے گا؟ آخر یہ سارا مال اسباب کوئی دوسرا اڑا دے گا۔ تجھے تو پیغام موت کا آ چکا، اگر کوئی دن جیے بھی تو بدن کی طاقت کم ہو گی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری تقدیر میں نہیں لکھا کہ وارث، چھتر اور تخت کا، پیدا ہو۔ آخر ایک روز مرنا ہے اور سب کچھ چھوڑ جانا ہے، اس سے یہی بہتر ہے کہ میں ہی اسے چھوڑ دوں اور باقی زندگی اپنے خالق کی یاد میں کاٹوں۔"

یہ اقتباس میر امن دہلوی کی تصنیف "باغ و بہار" سے لیا گیا۔

حصہ 1

1 (ب)

مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ

میں نے سمجھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات
تیرا غم ہے تو غمِ دہر کا جھگڑا کیا ہے
تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟
تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے
یوں نہ تھا، میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے
اور بھی دُکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا
اَن گنت صدیوں کے تاریک بہیمانہ طلسم
ریشم و اطلس و کمخاب میں بُنوائے ہُوئے
جا بجا بکتے ہُوئے کوچہ و بازار میں جسم
خاک میں لتھڑے ہُوئے خون میں نہلائے ہُوئے
لوٹ جاتی ہے اُدھر کو بھی نظر کیا کیجے
اب بھی دلکش ہے ترا حُسن، مگر کیا کیجے
اور بھی دُکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا
مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ

(یہ نظم فیض احمد فیض کے مجموعۂ کلام سے لی گئی)

حصہ ب

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں - آپ کا جواب آپکی پارٹ ۳ کی مطالعہ کی ہوئی کم از کم دو کتابوں پر مبنی ہونا ضروری ہے - دوسری کتابوں کے حوالے دئے جا سکتے ہیں لیکن انہیں آپ کے جواب کا سب سے اہم حصہ نہیں ہونا چاہیئے -

۲- "طربیہ (کامیڈی) اور المیہ (ٹریجڈی) انسانی زندگی میں اسطرح ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہیں کہ انہیں الگ نہیں کیا جا سکتا" کیا آپ نے جس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اسکے کرداروں کی زندگیوں میں آپکو اس کی جھلک دکھائی دیتی ہے ؟

۳- "جو بھی ناول ہو اُسمیں کردار اور انمیں باہمدگر عمل (انٹرایکشن) کہانی کے خاکے (پلاٹ) سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں" - کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں ؟

۴- جن کتابوں کا آپنے مطالعہ کیا ہے انمیں تصادم (کنفلکٹ) کی پیشکش اور اہمیت کا بغور مشاہدہ کریں -

۵- جن کتابوں کا آپنے مطالعہ کیا ہے انمیں ایک بیگانہ ہوگئے فرد (جیسے کہ غیر ملکی لوگ، اجنبی، غیر لوگ، برادری سے باہر کے اور غیر مقلد لوگ) کو جس طرح پیش کیا گیا ہے اور اسکے کردار (کرداروں) کا موازنہ کریں -

۶- جن کتابوں کا آپنے مطالعہ کیا ہے انمیں بہادری کے تصوّر کی شناخت کریں اور اسکے بارے میں تفصیل سے بتائیں - مصنفین کن طریقوں کے ذریعے اپنی تصنیفات کے باموقع پہلوؤں میں بہادری کے مفہوم کو بیان کرتے ہیں ؟